پرستوں کو سہارا مل سکے اور وہ قوموں کی برادری میں فخر سے جی سکیں ۔ یوں نہ انہیں نام نہاد دہشت گرد سمجھا جائے گا اور نہ ہی اس کے نظام عدل وانصاف کو نا قابل عمل سمجھا جائے گا۔

بے معجزہ دنیا میں ابھرتی نہیں قومیں　　　جو ضرب کلیمی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا؟

## پاکستان کے تعلیمی مسائل اور ان کا حل:

ہمارا ملک ہمیں جان سے پیارا ہے۔اقبال کے خواب اور مسلمانان برصغیر کی ولولہ انگیز تحریک کا مقصد صرف ایک ملک کا حصول ہی نہ تھا، بلکہ اسے اسلام کا قلعہ بنانا تھا۔مگر افسوس ہمارا نصب العین ابھی تک ادھورا ہے۔غریب ملک ہونے کے ناطے شروع سے ہی پاکستان کو سنگین تعلیمی بحرانوں کا سامنا رہا۔ ہمارے ہاں مخلص رہنماؤں کی کمی رہی، نام نہاد وزرائے تعلیم نے تعلیم میں انقلابی تبدیلی کے لئے کوئی خاص قدم نہیں اٹھایا۔یہی وجہ ہے کہ ہماری آبادی کا زیادہ تر حصہ اب بھی ناخواندہ ہے۔

ہماری حکومت کو چاہیے کہ قومی آمدنی کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے تعلیم کے لیے مناسب بجٹ مختص کرے۔ تعلیمی زبون حالی پر قابو پانے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ ترجیحی بنیاد پر عمل کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ درسگاہیں اور تحقیقاتی وتجرباتی مراکز قائم کیے جائیں۔غریب اور باصلاحیت طلباء کی مالی امداد کی جائے۔طلبہ میں تعلیم کے شعور اور فروغ کے لئے مختلف قسم کی تعلیمی سرگرمیوں کا انعقاد ہونا چاہیے۔ ہمارے ہاں قابل اور تجربہ کار اساتذہ کو استحقاق کی بنیاد پر پڑھانے کے مواقع دیے جانے چاہیے۔علاوہ ازیں ان کو قابل رشک تنخواہیں اور مراعات بھی دی جانی چاہیں، تاکہ وہ معاشی دباؤ کا شکار ہوئے بغیر اپنا پورا پورا دھیان تعلیم وتدریس کو دے سکیں۔

ہمارے والدین کو چاہیے کہ وہ ہر مشکل جھیل کر اپنے بچوں کو سکول بھیجیں۔اس راستے میں انہیں جتنی مشکلات آئیں سہ لینا چاہیے لیکن اپنا اہم فریضہ ہر قیمت پر ادا کرنا چاہیے۔

ہمارے ہاں ایک اہم مسئلہ نصاب کا ہے۔ ہر وقت بدلنے والا نصاب پریشانی کا باعث ہے۔نہ صرف اساتذہ کے لیے بلکہ طلبہ اور والدین سب کے لیے۔ہمیں جدید عصری ضروریات سے ہم آہنگ نصاب کی ضرورت ہے جو ہماری ذہنی صلاحیتوں کو صحیح انداز میں استعمال کرنے کا موقع دے سکے۔ملک میں تعلیمی اداروں کی کمی ہے جس کی وجہ سے دیہاتوں میں خاص کر لڑکیاں تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں۔حکومت کو چاہیے کہ تعلیمی اداروں کے قیام میں مناسب دلچسپی لے۔

ابتدائے آفرینش سے لے کر آج کی شاندار ترقی وخوشحالی تک بنی نوع انسان جتنے بھی نشیب وفراز کا شکار ہوئے ہیں، ان میں تعلیم کا اہم کردار رہا ہے۔یہ ان مخلص انسانوں کی محنت کا صلہ ہے جن سے یہ قیمتی زیور ہم تک پہنچا اور آج کی دنیا متحیر کن حد تک ترقی کر گئی۔یہ کہنا بجا ہے کہ ”تعلیم انسان کا زیور“ ہے۔

# دور حاضر اور معلم کا کردار

محمد علی کوروی ہائی سکول تھکس

ہر نظام تعلیم میں معلم کو وہی حیثیت حاصل ہے جو جسم میں روح کو، بدن میں دل کو حاصل ہے۔صدیوں پر محیط وسیع انسانی تجربات کی روشنی میں تعلیمی نظریات تبدیل ہوئے، نصاب اور طریقہ ہائے تدریس میں انقلابی تبدیلیاں آئیں، لیکن ''جائے استاد خالیست'' کے مصداق کوئی چیز معلم کی جگہ نہ لے سکی۔معلم کے مقام میں کوئی تبدیلی نہ کر سکی نہ اس کی اہمیت میں کوئی کمی محسوس ہوئی۔بلکہ روز افزوں اس میں اضافہ اور اس کی قدر و منزلت میں ترقی ہو رہی ہے۔حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو مہذب، ترقی یافتہ اور ترقی پسند قوموں میں اس سے زیادہ قدر و منزلت قوم کے سردار کو بھی حاصل نہیں۔

مشہور عباسی خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے دو بیٹوں امین اور مامون کو ایک استاد کے پاس تعلیم کے لیے بھیجا۔ایک دفعہ بادشاہ اپنے شہزادوں (امین اور مامون) کے ساتھ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر باہر نکل رہا تھا، تو اس کے دونوں بیٹے دروازے کی طرف لپکے۔کیا دیکھتا ہے کہ دونوں بیٹے ایک آدمی کے جوتوں کی طرف دوڑ رہے ہیں۔اتفاق سے دونوں بیٹوں کو ایک ایک جوتا ملا، بادشاہ وقت انتہائی تعجب کے عالم میں یہ منظر دیکھ رہا تھا۔اتنے میں ان کے اتالیق (tuter) نمودار ہوتے ہیں اور استاد محترم کے سامنے دونوں ایک ایک جوتا رکھ دیتے ہیں۔

دوسرے دن جب دربار لگا تو بادشاہ نے درباریوں سے سوال کیا: ''اس وقت سب سے زیادہ عزت و مرتبت اور بلند رتبہ والا کون ہے؟!'' تمام درباریوں نے یک زبان ہو کر کہا: بادشاہ سلامت آپ ہی سب سے زیادہ عزت و مرتبہ والے ہیں، آپ سے بڑھ کر اور کسی کو کیسے عزت و مرتبت حاصل ہو سکتی ہے؟! ہارون رشید نے کہا: ''مجھ سے زیادہ عزت والا ایک شخص بھی ہے۔'' درباریوں نے تعجب سے کہا: آپ سے زیادہ عزت والا کون ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھ سے زیادہ عزت والا وہ شخص ہے جس کے جوتے اٹھانے کے لیے شہزادے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی خاطر دوڑ لگاتے ہیں!!''

نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ نے فخر و تشکر سے بھرپور انداز میں فرمایا: ''**انما بعثت معلما**'' ''مجھے اللہ نے معلم بنا کر بھیجا ہے۔'' کیوں نہ ہو استاد کی خدمت؟!! کیوں نہ ہو استاد کی عزت؟!!

معلم اول ﷺ کی عزت و احترام کا اندازہ اس سے کیجیے کہ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: ﴿ **لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی**...... ﴾ ''اللہ کے نبی ﷺ کی آواز مبارک سے تم اونچی آواز میں مت بولو!'' یعنی گفتگو انتہائی باادب انداز میں کرنے کا حکم دیا۔صحابہ کرام میں آپ کی عزت اس قدر تھی کہ آپ کے وضوء کے پانی کو زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ معلم اعظم حضرت محمد ﷺ کی تعلیم کا اثر اتنا ہوا کہ جاہل شتر بانوں کو فرش سے اٹھا کر عرش تک پہنچا دیا۔اور ان کو ساری دنیا کا استاد بنا دیا۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے طفیل برصغیر میں دیبل سے ملتان تک اسلامی تعلیمات کا چرچا ہوا۔یہ پذیرائی ان اساتذہ کرام